47834 ـ حد كے بغير توبہ كى قبوليت

سوال

ميرا ايك سوال ہے جو مجھے پريشان كيے ہوئے ہے، اور ميں اس كے متعلق سوچتا رہتا ہوں:
جب كوئى شادى شدہ يا غير شادى شدہ شخص فحش كام اور كبيرہ گناہ چورى اور غيبت اور سود وغيرہ كا مرتكب ہو، اور بہت عرصہ اس كا مرتكب رہا ہو، پھر اس نے اللہ تعالى كو جان ليا اور خالص اللہ كى رضا كى ليے سچى توبہ كر لى، اور جن لوگوں كى غيبت كى تھى ان سے معافى بھى طلب كى، اور چورى كا مال واپس كر ديا، اور سود كے مال سے بھى خلاصى اور چھٹكارا حاصل كر ليا، اور زنا و شراب نوشى، اور نمازوں ميں كوتاہى جيسے كام اس كے اور اللہ كے مابين تھے ان سے بھى توبہ كر لى، اور دوبارہ ان كا ارتكاب نہ كيا، ليكن اس شخص كو حد نہ لگے تو كيا اللہ تعالى اس كى توبہ قبول كر ليےگا ؟
اور كيا اس كى ادا كردہ عبادت قبول ہو گى، چاہے گناہ كتنے بھى زيادہ ہوں، يا اللہ تعالى اس كى توبہ قبول نہيں كريگا، اور اس كى عبادت رد كر ديگا ؟
اور كيا اللہ تعالى اسے عذاب قبر سے نجات دے ديگا، اور آگ ميں داخل نہيں كريگا ؟
اور اسے اللہ تعالى كو راضى كرنے اور عذاب سے بچنے كے ليے كونسے عمل كرنا ہونگے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

ميرے بھائى آپ كے علم ميں ہونا چاہيے كہ كسى بھى مسلمان شخص كے ليے جائز نہيں كہ اس نے جس گناہ سے توبہ كر لى ہو اسے عظيم اور بڑا سمجھے؛ كيونكہ اللہ تعالى كى رحمت اور اس كى معافى و مغفرت اس كے گناہوں سے بھى بڑھ كر ہے.

اور جن گناہوں كا تعلق كسى شخص اور آدمى سے ہو، اس كا حق واپس كرنا واجب ہے، اور جن گناہوں كا تعلق اللہ اور بندے كے مابين ہے تو اس سے صرف توبہ و استغفار، اور اس كام پر ندامت كا اظہار، اور آئندہ ان گناہوں كى طرف نہ پلٹنے كا عزم كرنا ضرورى ہے.

توبہ كى شرط ميں شامل نہيں كہ توبہ كرنے والے كو حد لگائى جائے تو اللہ تعالى كى جانب سے اس كے گناہوں كى پردہ پوشى، اور سچى اور پكى توبہ كرنا حد لگوانے كے ليے گناہوں كے اعتراف كرنے سے بہتر ہے.

اور اس شخص نے اپنى توبہ بہتر طريقہ سے كى ہے، اور حقداروں كو ان كے حقوق بھى واپس كر ديے ہيں، چنانچہ

جس کی توبہ قبول ہو چکی ہو شیطان آکر اس کی توبہ کو خراب نہ کرے.

آپ یہ بھی علم میں رکھیں کہ اللہ سبحانہ و تعالی توبہ کرنے والے کی برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیتا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور وہ لوگ جو اللہ تعالی کے ساتھ کسی اور کو الہ نہیں بناتے اور نہ ہی وہ اللہ تعالی کے حرام کردہ کسی نفس کو ناحق قتل کرتے ہیں، اور نہ ہی زنا کا ارتکاب کرتے ہیں، اور جو کوئی یہ کام کرے وہ گنہگار ہے، اسے روز قیامت ڈبل عذاب دیا جائیگا، اور وہ ذلیل ہو کر اس میں ہمیشہ رہے گا، لیکن جو شخص توبہ کر لے اور ایمان لے آئے اور اعمال صالحہ کرے، تو یہی وہ لوگ ہیں اللہ تعالی جن کی برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیتے ہیں، اور اللہ تعالی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے، اور جو کوئی توبہ کر لے اور نیك و صالح اعمال کرے تو اس نے اللہ کی طرف توبہ کر لی ہے الفرقان (68 ـ 71).

اور جو حدود حکمران تك پہنچ جائیں ان کا جاری کرنا واجب ہو جاتا ہے، لیکن جو نہ پہنچے تو افضل یہی ہے کہ اس سے توبہ کر لی جائے اور اللہ تعالی کی پردہ پوشی کو پردہ میں ہی رہنے دیا جائے.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کا کہنا ہے:

" جب شرعی حاکم کے پاس کسی حد کا معاملہ پہنچ جائے، اور کافی دلائل کے ساتھ وہ ثابت بھی ہو جائے تو اس حد کو لگانا واجب ہے، اور بالاجماع وہ حد توبہ سے ساقط نہیں ہو گی، غامدی قبیلہ کی عورت توبہ کرنے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور مطالبہ کیا کہ اسے حد لگائی جائے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارہ میں فرمایا تھا:

" یقینا اس نے ایسی توبہ کی ہے اگر اہل مدینہ وہ توبہ کریں تو انہیں کافی ہو جائے "

اور اس کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو شرعی حد لگائی، لیکن حکمران کے علاوہ کسی اور کو یہ حق حاصل نہیں.

لیکن جب سزا حکمران کے پاس نہ پہنچی ہو: تو مسلمان آدمی کو چاہیے کہ اللہ تعالی نے جس کو پردہ میں رکھا ہے اسے پردہ میں رہنے دے، اور وہ اللہ تعالی کے سامنے سچی اور پکی توبہ کرے، امید ہے کہ اللہ تعالی اس کی توبہ قبول فرمائیگا "

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (22 / 15).

زنا سے توبہ قبول ہونے میں شك كرنے اور حد لگوانے كى رغبت ركھنے والے شخص كے رد میں كمیٹى كے علماء كا كہنا ہے:

" جب انسان اپنے پروردگار كے سامنے پكى اور سچى خالص توبہ كر لیتا ہے تو اللہ سبحانہ و تعالى نے وعدہ كیا ہے كہ وہ توبہ كرنے والے كى توبہ قبول كریگا، بلكہ وہ اس كے عوض میں اسے نیكیاں عطا فرمائیگا، جو كہ اللہ تعالى كے جود و كرم میں شامل ہوتا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور وہ لوگ جو اللہ تعالى كے ساتھ كسى اور كو الہ نہیں بناتے اور نہ ہى وہ اللہ تعالى كے حرام كردہ كسى نفس كو ناحق قتل كرتے ہیں، اور نہ ہى زنا كا ارتكاب كرتے ہیں، اور جو كوئى یہ كام كرے وہ گنہگار ہے، اسے روز قیامت ڈبل عذاب دیا جائیگا، اور وہ ذلیل ہو كر اس میں ہمیشہ رہے گا، لیكن جو شخص توبہ كر لے اور ایمان لے آئے اور اعمال صالحہ كرے، تو یہى وہ لوگ ہیں اللہ تعالى جن كى برائیوں كو نیكیوں میں بدل دیتے ہیں، اور اللہ تعالى بخشنے والا رحم كرنے والا ہے الفرقان (68 ـ 70).

اور توبہ كى شروط میں گناہ كو فورى طور پر چھوڑ دینا، اور جو ہو چكا ہے اس پر ندامت كا اظہار كرنا، اور آئندہ اس كام كو نہ كرنے كا عزم كرنا شامل ہے، اور اگر اس كا تعلق كسى آدمى كے حقوق سے ہو تو پھر اس شخص سے معافى طلب كرنا بھى توبہ كى شروط میں شامل ہوتا ہے.

عورتوں كى بیعت كے متعلق عبادہ بن صامت رضى اللہ تعالى عنہ كى حدیث میں نبى كریم صلى اللہ علیہ وسلم كا فرمان ہے:

" تم میں سے جس نے بھى اپنا عہد پورا كیا تو اس كا اجر اللہ كے ذمہ ہے، اور جس نے اس میں سے كسى چیز كا ارتكاب كر لیا اور اسے سزا مل گئى تو وہ اس كے لیے كفارہ ہوگا، اور جس نے اس میں سے كسى چیز كا ارتكاب كیا اور اللہ تعالى نے اس كى پردہ پوشى كیے ركھى تو اس كا معاملہ اللہ كے سپرد ہے، اگر اللہ چاہے تو اسے عذاب دے، اور اگر چاہے تو اسے بخش دے "

اور پھر نبى كریم صلى اللہ علیہ وسلم نے سچى توبہ كرنے كى ترغیب دلاتے ہوئے توبہ پر ابھارا بھى ہے، اور ماعز اسلمى رضى اللہ تعالى عنہ كے قصہ میں نبى كریم صلى اللہ علیہ وسلم كا فرمان ہے:

" تم نے اسے چھوڑ كیوں نہ دیا، امید ہے وہ توبہ كرتا تو اللہ تعالى اس كى توبہ قبول فرما لیتا "

اور امام مالك رحمہ اللہ نے موطا میں زید بن اسلم سے روایت كى ہے اس میں ہے كہ رسول كریم صلى اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا:

" لوگو! تمہارے لیے ایك وقت آئیگا کہ تم اللہ تعالی کی حدود سے رك جاؤ، جو شخص بھی ان غلط کاموں کا ارتکاب کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالی کی پردہ پوشی کو پردہ میں ہی رہنے دے، کیونکہ جو بھی ہمارے سامنے اپنا پہلو ظاہر کریگا، ہم اس پر اللہ تعالی کی کتاب جاری کرینگے "

اس لیے آپ کو سچی اور پکی توبہ کرنی چاہیے، اور آپ نماز باجماعت کی پابندی کریں، اور نیکی کے کام کثرت سے کیا کریں "

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (22 / 44).

مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (624) اور (23485) اور (20983) اور (728) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .